بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

# محدث
دہلی

| جلد ۳ | ماہ جون ۱۹۳۵ء مطابق ربیع الاول ۱۳۵۴ہجری | نمبر ۲ |
| --- | --- | --- |

# مناسبات

## اصلاح رسوم

ہندوستان کے گزشتہ دور میں ہندو مسلم تعلقات اتنے بہتر اور مضبوط تھے کہ قطرتاً دونوں قوموں کی جداگانہ معاشرت کا اثر ایک دوسرے پر پڑا۔ اگرچہ اس امر میں بڑی حد تک نیک نیتی شامل تھی لیکن رفتہ رفتہ وہی چیزیں معاشرتی اور اقتصادی طور پر بیحد نقصان وہ ثابت ہوئیں۔ مسلمانوں کے موجودہ قبیح رسوم جو ابتک ہندوستان کے کثیر حصہ میں اسی قدیم شان سے ہنگامہ خیزیوں کے ساتھ ادا کئے جاتے ہیں اسی قبیل سے ہیں۔ یعنی بعض تو مکمل ہندوؤں سے سیکھ لئے گئے اور بعض ان کے مقابلہ میں گڑھ لئے گئے۔ اب جبکہ دنیا میں بیداری آچکی ہے ہر قوم اقتصادی حالتیں سنوارنے کیلئے اپنی تمام لغویات و خرافات باتیں چھوڑ رہی ہے مسلمانوں کے لئے بھی ضروری ہے کہ شادی بیاہ۔ ولادت و وفات اور دوسرے موقعوں پر قسم قسم کی رسموں کو جو دور از مذہب ہونے کے ساتھ ساتھ دور از عقل بھی ہیں بالکل ترک کردیں۔ رسوم کی ادائیگی مذہبی اعتبار سے تو قطعی ناجائز و حرام ہی ہے لیکن اس کا سب سے بڑا دنیاوی پہلو فضول خرچی ہے۔ جس کا نتیجہ جائداد کی ضبطیوں اور قرقیوں کے بعد افلاس و ناداری اور فقر و فاقہ ہے۔ رسوم کی اصلاح سے مراد ان کا بالکل بند ہی کرنا ہے خدا جاہل مسلمانوں کو سمجھ دے کہ وہ اب بھی اپنے بھلے برے کی تمیز کرسکیں اور عرصے سے جاری خود ساختہ رسوم سے کنارہ کش ہوسکیں۔ آمین

## اصلاح اخلاق

آج کل دنیا میں اخلاقی خرابیاں وحشت و جہالت اور تہذیب و تمدن دونوں شعبوں میں جس طرح بڑھتی جارہی ہیں وہ باخبر اصحاب پر مخفی نہیں۔ لوٹ مار قتل و غارتگری، سرقہ و فریب کی

بے شمار واردات کے علاوہ اغوا اور دوسری قسم کی شرمناک بدکاریوں کے واقعات اس کثرت سے ہو رہے ہیں کہ اخباروں میں گورنمنٹ کی رپورٹ پڑھکر شرم و اخلاق کو حیرت ہے۔ یوں تو انسانیت کے اعتبار سے ہر انسان کو ہم حسن اخلاق اور عمدہ چال چلن کا مشورہ دیتے ہیں مگر خصوصیت کے ساتھ مسلمانوں سے ہماری گذارش ہے کہ اسلام دنیا میں سب سے بڑا اخلاق کا معلم بنکر آیا ہے۔ لہذا جب مسلمان اسی اسلام کے نام لیوا ہیں تو ان پر فرض ہے کہ اپنے اخلاق کو درست رکھیں ان تمام بداخلاقیوں سے جو گرد و پیش پھنسانے کیلئے تیار ہیں مضبوط قوت ارادی کے ساتھ اپنا دامن پاک رکھیں تاکہ انکا ایمان واسلام اپنی سچی روشنی سے ان کے دلوں میں محفوظ و منور رہے۔

---

**جمعیۃ الخطابہ**

دار الحدیث کے طلبہ کی اس مشہور انجمن کے ہر دو شعبوں کے اجلاس آج کل بڑی سرگرمی سے ہو رہے ہیں۔ ہر ہفتہ دونوں شعبوں میں مناظرے اور مقابلہ کی تقریریں ہوتی ہیں جن میں بہترین مقرر و مناظر کو ہمیشہ انعامات ملتے ہیں۔ پچھلے ہفتوں میں "حجیت حدیث" "الجمعۃ فی القری" "کذبات مرزا" "بشریت الرسول" وغیرہ مباحث پر مناظرے، اور اسلامی طریق حکومت دنیا کا سب سے بڑا فاتح، حکومت عباسیہ کا زوال اور اس کے اسباب، اسلام میں جہاد کی حیثیت۔ حب صحابہ کرام کا ایمانی منظر، وغیرہ عنوانات پر مقابلے کامیابی سے ہو چکے ہیں۔

(مدیر)

# داستانِ غم

(مولوی محمد امین صاحب شوق مبارکپوری اعظمی متعلم جماعت پنجم)

آج اپنی حالتِ دردِ نہاں سے کہنے کو ہیں
ہاں دلا دیتی ہے ہم کو عظمتِ رفتہ کی یاد
بے سبب روتے نہیں ہم حال اپنا دیکھکر
باپ دادا کو لگا دھبہ ہمارے نام سے
شرم کچھ ہم نوجوانوں کو تو آنی چاہیے
غیرتِ قومی ہماری ہم میں اب باقی نہیں

قومِ خوابیدہ کے غم کی داستاں کہنے کو ہیں
یعنی کچھ افسانۂ عمرِ رواں کہنے کو ہیں
آنسوؤں سے قوم کی بدحالیاں کہنے کو ہیں
اس پہ طرہ یہ کہ ہم فخرِ زماں کہنے کو ہیں
غیرت صد پیر ہیں لیکن جواں کہنے کو ہیں
ایسی کمزوری پہ بھی ہم پہلواں کہنے کو ہیں

داستانِ غم میں پنہاں درسِ بیداری ہے شوق
بے سبب ہرگز نہیں ہم کچھ یہاں کہنے کو ہیں